اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ... رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۸	۲۶ ماہ تبوک ۱۳۱۹ھش	۲۳ شعبان ۱۳۵۹ھ	۲۶ ستمبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۱۹

Ferozepur City

مذہب کی ضرورت کا احساس

موجودہ جنگ کے نتیجہ میں گو طبعی طور پر لوگوں کی توجہ ملکی اور سیاسی حالات کی طرف مبذول ہے۔ اور ہر قوم اپنے بقا اور تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور اثر بھی انسانی طبائع پر پڑ رہا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دُنیا کو ہی سب کچھ سمجھنے والوں کے دلوں پر دنیا کی بے ثباتی زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی جارہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف التفات بڑھتا جارہا ہے۔ لوگ اپنی مادی ترقیات پر نازاں تھے۔ اور خیال کرتے تھے۔ کہ زندگی کا مدعا انہی چند روزہ ترقیات کا حصول ہے۔ سائنس کی عجوبہ کاریوں کو دیکھ کر اُن کی آنکھیں خیرہ تھیں۔ اور وُہ اسی دُنیا کے مال و متاع کو اپنی حفاظت کا آخری اور یقینی ذریعہ قرار دینے لگ گئے تھے۔ دِلوں سے خدا تعالےٰ کا خوف جاتا رہا تھا۔ اور مادہ پرستی اس قدر بڑھ گئی تھی۔ کہ زبان سے خدا کا نام لینا بھی اپنی شان کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ آخر آسمانوں میں جنبش پیدا ہوئی عرش عظیم دنیا کی بدکرداریوں سے تھرایا۔ اور خدا تعالےٰ کا غضب جنگ کی صورت میں دُنیا پر نازل ہوا۔

یہ امر فطرتِ انسانی میں داخل ہے۔ کہ مصیبت کی گھڑیوں میں وُہ خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ دُنیوی لحاظ سے اس کے لئے کوئی ملجا و ماویٰ نہیں۔ تو وُہ اللہ تعالےٰ کی پناہ ڈھونڈتا ہے۔ اسی فطری جذبہ کے مطابق آج قلوب میں ایک جنگ ہو رہی ہے۔ ویسی ہی جنگ جیسی دُنیا کے پردہ پر مادی اسباب سے لڑی جارہی ہے۔ دلوں میں ایک تلاطم بپا ہے۔ کفر و الحاد اور مذہب میں ایک عظیم الشان پیکار شروع ہے۔ کبھی کفر انسان کو اپنی طرف مائل کر لیتا ہے۔ اور کبھی ایمان اسے اپنی طرف راغب کرتا ہے۔ کفر و ایمان اور دہریت و خدا پرستی کی یہ جنگ دراصل مذہب اور لامذہبیت کی جنگ ہے۔ مذہب انسان کو خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور لامذہبیت اس میدان سے اُسے کوسوں دُور لے جاتی ہے۔ یہ کیفیات پہلے نابود تھیں۔ مگر اب جنگ نے ان میں زندگی پیدا کر دی ہے۔ اور لوگ حوادث کے تھپیڑے کھا کر اس بات پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ مذہب کی ضرورت تسلیم کریں۔ اور اسے باعثِ تسکین سمجھیں۔ چنانچہ اخبار "پرکاش" لاہور نے اپنی ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں ایک اخبار کا حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

"انسان کے حلقۂ اقتدار میں انسانی دماغی اختراع درجۂ کمال تک پہنچ چکا ہے۔ موجودہ جنگ میں حیرت انگیز نئی ایجادوں کو دیکھا گیا ہے۔ زندگی کے مختلف شعبہ جات میں جو انقلاب آئے ہیں۔ ان میں مذہب کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ بعض تو عجیب و غریب اختراعوں اور کامیابیوں سے پھولے نہیں سماتے۔ اور کئی بالکل بے اعتنائی سے یہ ذکر کر رہے ہیں۔ کہ عیسائی مذہب اپنا آتمک بل زائل کر چکا ہے۔ اور اب صرف گرجا میں جانے والے مٹھی بھر آدمیوں کا ڈھانچہ ہی رہ گیا ہے۔ ایشیا میں بھی اب ایسا ہی انقلاب ظہور میں آرہا ہے۔ بھارت بھی ان تبدیلیوں اور انقلابات سے الگ تھلگ نہیں رہ سکا۔ ... اگرچہ ملک میں کثرت سے اناج اور دولت ہے لیکن دنیا فاقہ کشی سے مر رہی ہے۔ لوگ بیکس اور نادار ہو رہے ہیں۔ اس خودکشی کے ورطہ سے نکلنے کا کیا علاج ہے۔ سائنس نے تو اُلٹا ہمیں تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اور فلاسفی نے دھرم سے دُکھ کر دیا ہے۔ اس کا واحد علاج یہ ہے۔ کہ دھرم کو پھر قعرِ مذلت سے اٹھایا جائے۔ مگر مذہبی تعصبات اور غیر رواداری کے اثرات سے مبرا ہونا چاہیئے۔ بلکہ زمانۂ ماضی کی پاکیزگی اور پرچار کی شان والا ہونا چاہیئے۔ بنی نوع انسان کے اخلاق اور چلن کو سدھارنے کے لئے دھرم کی ضرورت ہے۔ جو توہمات پرستی مردم پرستی اور فرقہ پرستی سے بالاتر ہو۔ تب ہی بنی نوع انسان کی موجودہ مشکلات کو عبور اور حل کرنے کے قابل بن سکیں گے"

ان سطور میں مادی اختراعات کو تمام بربادیوں۔ اور تباہیوں کا سبب قرار دیتے ہوئے مذہب کو پیدا شدہ مصائب کا واحد علاج بتایا گیا ہے۔ مگر کونسا مذہب؟ وُہ جو تعصبات سے بالا ہو۔ جس کی تعلیم روادارانہ ہو۔ اور جو اپنے اندر توہم پرستی اور فرقہ پرستی کا مادہ نہ رکھتا ہو۔

اس وقت رُوئے زمین پر بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں۔ اور ہر مذہب اندرونی طور پر کئی فرقوں میں منقسم ہے۔ مگر ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ اسلام سے بڑھ کر اور کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جو مذکورۃ الصدر صفات سے متصف ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام ہی وہ پاک مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے محبت اور اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ پھر اسلام ہی یہ تعلیم دیتا ہے کہ دنیا کی ہر قوم میں انبیاء آتے رہے ہیں۔ اور اس طرح اسلام ایک عالمگیر اخوت پیدا کرتا۔ اور جھگڑوں اور مناقشات کا سدباب کرتا ہے۔ پھر اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جس میں کالے اور گورے کی کوئی تمیز نہیں۔ شودر اور برہمن کا تفاوت نہیں وہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کا سبق سکھاتا ہے۔ وہ شرک اور مردم پرستی کی بیخ کنی کرتا ہے۔ پھر اس کا پیغام کسی ایک فرقہ سے مخصوص نہیں۔ بلکہ اسود و احمر اور ابیض و خضر سب اس کے مخاطب ہیں اور تمام زمانوں پر اسکی دعوت حاوی ہے۔ پس دنیا کا امن آج صرف مذہب میں نہیں بلکہ مذہب اسلام میں ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ تبوک ۱۳۱۹ ہش۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب شملہ سے ۲۳ تبوک کے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کل بوجہ حرارت شام کے وقت ناساز ہوگئی۔ آج صبح خدا کے فضل سے اچھی تھی۔ حضور گیارہ بجے کے قریب سیر کے لئے تشریف لے گئے واپسی پر حضور نے اس مقام پر جہاں نقرس کے درد کا اکثر دورہ ہوا کرتا ہے کچھ درد کی شکائت کی۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر تکلیف سے محفوظ رکھے آمین

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت گو نسبتاً اچھی ہے۔ مگر بخار کی شکائت باقی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے کان کے درد میں آج زیادتی ہوگئی ہے دعائے صحت کی جائے۔

تحریک جدید کے مالی سکرٹری خاص توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"اگر آپ تحریک کے عہدیدار نہیں تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بقایوں کی وصولی پر لگ جائیں۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شامل حال ہو"

حضور کا یہ ارشاد علیحدہ اس لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ جن جماعتوں کے کارکن حضور کے ارشادات باقاعدہ سناتے رہتے ہیں۔ اور ان کے عہدیدار بھی سستی سے نہیں بلکہ چستی سے کام کرتے ہیں۔ وہ تحریک جدید کا چندہ جلد تر ادا کر دیتی ہیں۔ کیونکہ ہر وعدہ حضور کے پیش کرنے والا دل وجان سے چاہتا ہے۔ کہ اپنے وعدے کی رقم جلد سے جلد ادا کر دے۔ بعض عہدیداران نے اپنی جماعت کی فہرست نہ پا کر اس دفتر سے فہرست منگائی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اور بھی کسی عہدیدار کے پاس فہرست نہ ہو۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن عہدہ داروں کے پاس تحریک جدید کی فہرست نہیں۔ وہ تحریک جدید کے فنانشل سیکرٹری سے فوراً منگا لیں۔ تا ان کو کام کرنے میں دیر نہ ہو۔ جن جماعتوں کے عہدہ دار اپنی جماعت کا وعدہ بحیثیت جماعت ۲۹ رمضان المبارک تک سوفی صدی مرکز میں داخل کر دیں گے۔ ان کے تمام بھی وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست کے ساتھ دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ اور عہدیداروں کے علاوہ جو بھی تحریک جدید کی مالی وصولی میں مدد کرے گا۔ اس کا نام بھی دعا کے لئے پیش کیا جائے گا۔ بشرطیکہ ایسے دوست اس دفتر کو اپنے کام کی مفصل رپورٹ بھجواتے رہیں۔ پس عہدیداروں کو خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مُدامِ عشق

از شیخ محمد احمد صاحب مظہرؔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ کپورتھلہ

حبیبِ ما کہ مثیلِ محمد عربیست ۔۔۔ نبی نگر کہ در آئینۂ جمال نبیست
بُدیم در خورِ قہرش کہ مہرِ اُو جنبید ۔۔۔ زیادہ وسعتِ رحمش ز وسعتِ غضبیست
ز ہفت خوان و زِ رستم سخن چہ مے رانی ۔۔۔ کہ پے سپردۂ سالک ہزار بوالعجبیست
کسے بدردِ مسیحا دو زمّ[1] نخواہد ماند ۔۔۔ مگر ہماں کہ زِ عہدِ الست گول[2] و غبیست

چو ہست طولِ بقایش صلاحِ عالمیاں ۔۔۔ دعائے صحتِ محمود مدعا طلبیست
ہمیشہ نفسِ نفیسش بکارِ دیں مشغول ۔۔۔ ہمیشہ جہد جہیدش برائے شرعِ نبیست
چہ خندہ ہاست و را بر معاندانِ خود ۔۔۔ وثوقِ آں ہمہ از گریہ ہائے نیم شبیست
براہلِ صدق و صفا طعنہ ہائے خود بیناں ۔۔۔ ہماں حکایتِ زنگی و شیشۂ حلبیست

غریقِ نیل بگیر دغریقِ راوی را ۔۔۔ وصالِ مصری ولاہوریاں چہ بوالعجبیست
کمالِ ہمتِ مرداں بود زخود رفتن ۔۔۔ کہ خود روی بطریقت کمالِ بے ادبیست
مُدامِ عشق بہ تبخالۂ جگر باشد ۔۔۔ مدارِ کارِ حریفاں بہ دانۂ عنبیست
مراد و مطلب و مقصود و مدعائے ما ۔۔۔ تبسّمیست زِ ساقی اگرچہ زیر لبیست

مُہیمنا تو بدانی کہ بندہ ات مظہرؔ
بہ حشر طالبِ غفرانِ تو بہ بے سببیست

[1] دو زم غمگین و بیمار [2] گول۔ نادان

انگلستان کے احمدی خدا کے فضل سے بخیریت ہیں

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔ حملے گو ابھی تک شدید ہیں۔ مگر گزشتہ ہفتہ سے کم ہیں۔ تمام احمدی احباب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے لئے اعلان

بعض لڑکے ابھی تک تعطیلات موسمی کے بعد حاضر نہیں ہوئے۔ حالانکہ تمام طلباء کو ان تعطیلات کی اطلاع دیتے وقت اچھی طرح سمجھا دیا گیا تھا۔ کہ ہر طالب علم کا فرض ہوگا۔ کہ بہر حال وہ مدرسہ کھلنے پر حاضر ہو۔ بلکہ چند روز پہلے ہی قادیان پہونچ جائے۔ ان طلباء کے نہ پہونچنے کی وجہ سے تعلیم میں حرج ہو رہا ہے۔ اس لئے میں توقع رکھتا ہوں۔ کہ ان کے سرپرست صاحبان ان کو جلد سے جلد قادیان بھجوانے کی کوشش کریں گے۔ قادیان پہنچنے [illegible] ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ پیغام میں آزادیٔ رائے، اور حریت ضمیر کا خون

غیر مبایعین کے آرگن "پیغام صلح" کا ادعا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں آزادیٔ رائے اور حریت ضمیر کا خون کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وُہ خلیفہ پر کوئی اعتراض کر سکے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ

"اس خلافت کا اپنے حلقہ بگوشوں پر سب سے بڑا ظلم یہی ہے کہ اس کے حلقۂ اقتدار کے اندر کوئی شخص خلیفہ کے متعلق کلمۂ حق (اعتراض) زبان پر نہیں لا سکتا"

"انہوں نے اپنے مریدوں سے آزادیٔ رائے اور آزادیٔ ضمیر کا حق چھین رکھا ہے"

ہم نے ہر پہلو سے پیغام صلح کو بتایا۔ کہ اس کا پیش کردہ یہ دعوٰے کہ خلیفہ پر اعتراض کرنے کا ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ لیکن اس کے نزدیک اس بات کے سامنے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی کہ:۔

"حضرت عمرؓ کے کرتے پر مجمع عام میں ایک بدوی نے اعتراض کیا تھا" اور کہ:۔

"حضرت عمرؓ جیسے عظیم المرتبت خلیفہ کو سرِ مجلس ایک کمزور بڑھیا۔ ایک غریب بدو نہایت بے باکی سے ٹوک دیتا تھا"

گویا اس "کمزور بڑھیا اور غریب بدو" کے مقابلہ میں تمام مقتدر اور نہایت بلند روحانی مقام رکھنے والے صحابۂ کرام کا عمل، "پیغام صلح" کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس حد تک پہونچ جانے کی وجہ سے ہم نے "پیغام صلح" کو اس کے گھر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے پوچھا تھا۔ کہ کیا ہر ایک غیر مبایع کو اپنے "حضرت امیر" پر اعتراض کا حق حاصل ہے۔ اگر حاصل ہے۔ تو اس وقت تک کس قدر غیر مبایعین نے اس حق کو استعمال کیا ہے۔ کیا کیا اعتراضات کئے۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے ان اعتراضات کے کیا جواب دیئے مگر افسوس ہے۔ کہ ہمارے اس سیدھے سادے سوال کا بھی "پیغام صلح" اس وقت تک کوئی جواب نہیں دے سکا حالانکہ اگر وُہ اس کی طرف متوجہ ہوتا تو اسے معلوم ہو جاتا۔ کہ جو الزام وُہ جماعت احمدیہ پر لگا رہا ہے۔ اس کے اصل مصداق خود غیر مبایعین ہیں:۔

اگر "پیغام صلح" کو ہمارے اس سوال کا جواب دینے کے لئے کسی واقعہ کی تلاش ہو۔ تو ہم فی الحال ایک واقعہ کی طرف اس کی توجہ مبذول کراتے ہیں۔ اور اس سوال کو اور بھی محدود اور معین کر کے اس کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جو کمزور بڑھیا یا غریب بدو" سے متعلق نہیں۔ بلکہ غیر مبایعین میں سے ایک اعلےٰ تعلیم یافتہ۔ اور روشن خیال نوجوان ملک محمد امین صاحب ایم۔ اے ایل ایل۔ بی سے تعلق رکھتا ہے:۔

۱۹۳۴ء میں انہوں نے ایک ٹریکٹ شائع کیا تھا۔ جس میں بتایا تھا۔ کہ غیر مبایعین میں آزادیٔ رائے۔ اور "حریت ضمیر" کا سمندر کس طرح موجیں مار رہا ہے۔ لوگوں کو کس طرح اپنے اعتراضات پیش کرنے کی اجازت دی جاتی۔ اور پھر کس طرح بکشادہ پیشانی ان کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ ملک صاحب موصوف نے لکھا تھا۔ کہ

"پچھلے جمعہ مجھ کو ایسے بزرگ نے روکنے کی کوشش کی۔ جو شریعت، اور آدابِ مجلس سے خوب واقف ہیں۔ اور جن سے ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مثالیں آئے دن سنتے رہتے ہیں۔ جب میں نے سامعین سے اجازت لے لی تھی۔ اور سب کے سب لوگ مجھ کو سننے کے لئے تیار تھے۔ تو کیا بہتر نہ ہوتا۔ کہ مجھ کو سُن لیا جاتا۔ اور اختلاف پر میری تردید کر دی جاتی۔ یا قبل اس کے کہ میں شروع ہی کرتا۔ مجھ سے مشورہ کر لیتے۔ کہ بات کو ملتوی کر دیا جائے لیکن تقریر کے دوران میں مجھ کو جبراً خاموش کرنے کی کوشش کی گئی۔ جو کسی طرح بھی جائز نہ تھا"

ہم اس واقعہ کے متعلق "پیغام صلح" کی یاد تازہ کرنے کے بعد پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہ امر واقعہ ہے۔ یا نہیں کہ غیر مبایعین میں سے ایک معزز اور تعلیم یافتہ شخص اپنے امیر کے متعلق کوئی بات بیان کرنا چاہتا تھا سامعین اس سے متفق تھے۔ اور اسے اپنی بات پیش کرنے کی اجازت دے چکے تھے۔ لیکن ایک شخص نے اور اس شخص نے جسے غیر مبایعین "حضرت امیر" کے لقب سے ملقب کرتے ہیں۔ اسے جبراً روک دیا۔ اور ایک لفظ مونہہ سے نہ نکالنے دیا۔ اور ساتھ ہی "پیغام صلح" کا ناطقہ بند کر دیا۔ کیونکہ اس نے اس بہت بڑے ظلم کے خلاف کبھی ایک حرف لکھنے کی جرأت نہ کی:

"پیغام" کا دعوٰے ہے۔ کہ خلفائے راشدین پر ہر شخص کو اعتراض کرنے کا حق حاصل تھا۔ اور وُہ لکھ چکا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ جیسے عظیم المرتبت خلیفہ کو سرِ مجلس ایک کمزور بڑھیا۔ ایک غریب بدو نہایت بے باکی سے ٹوک دیتا تھا۔ اور وُہ بُرا نہ مانتے تھے"

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا غیر مبایعین کو بھی اپنے امیر کے متعلق یہ حق حاصل ہے کہ بھری مجلس میں اپنے اعتراضات پیش کر سکیں۔ اور کیا "حضرت امیر" کی بھی یہی کیفیت ہے۔ کہ کسی کے ٹوکنے پر بُرا نہیں مانتے۔ اور بکشادہ پیشانی جواب دیتے ہیں۔ قطعاً نہیں۔ جیسا کہ پیش کردہ واقعہ سے ظاہر ہے۔

پھر اسی پر بس نہیں۔ پیغام صلح اور حضرت عمرؓ کے ٹوکنے پر بُرا نہ ماننے کا بار بار ذکر کرنے والے "پیغام صلح" کے "حضرت امیر" کا تو یہ حال ہے۔ کہ اعتراضات پر بُرا نہ ماننا تو رہا درکنار۔ اعتراضات سے گھبرا کر امارت سے استعفےٰ دینے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ پیغام صلح کو معلوم ہونا چاہیئے۔ منہ سے باتیں بنا لینا بہت آسان ہے۔ لیکن عمل کر کے دکھانا مشکل ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ پیغام اور اس کے امیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کرنے اور آپ کے بُرا نہ ماننے کا وعظ نہایت بلند آہنگی سے کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ وعظ دوسروں کے لئے ہی ہوتا ہے۔ ان کی اپنی حالت یہ ہے۔ کہ معمولی سے معمولی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ حیرت ہے۔ کہ اس قسم کے واقعات کی موجودگی میں پیغام صلح کو جماعت احمدیہ پر حریت ضمیر اور آزادیٔ رائے کو کچلنے کا اعتراض [illegible]

دینیات کالج قادیان میں داخلہ کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور منشائے مبارک کے ماتحت نظارت تعلیم و تربیت نے نصرت گرلز ہائی سکول کی دینیات کی شاخ کو کالج تک بڑھا دیا ہے۔ اور کالج کی پہلی جماعت یعنی درجہ رابعہ کا داخلہ ۱۲ ستمبر سے شروع ہے۔ جو لڑکیاں دینیات کالج کی اس جماعت میں داخل ہونا چاہیں۔ وُہ جلدی داخل ہو جائیں۔ داخلہ کے لئے سکول ہذا کے درجہ ثالثہ کا پاس ہونا ضروری ہے:

خاکسار غلام فرید ملک ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول و دینیات کالج قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوّت کی تعریف کیا ہے؟

(۲)

نبوت کی اصل تعریف

یہ بتانے کے بعد کہ غیر مبایعین کی بیان کردہ تعریف نبوت۔ نبوت کی حقیقی تعریف نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایسی صفات سے مرکب ہے۔ جو نبوت کے لئے ذاتی نہیں ہیں۔ اور نہ وہ نبوت کے تمام افراد پر حاوی ہوتی ہیں۔ اب میں نبوت کی اصل تعریف بیان کرتا ہوں ہم مبایعین کے نزدیک نبی خدا تعالےٰ کی طرف سے کثرت مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جاتا ہے۔ اور اہم اور عظیم الشان امور غیبیہ کا اظہار اس پر کثرت سے ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے الہام میں اس کو نبی کہہ کر پکارتا ہے۔ یہ تعریف محض ہماری ایجاد کردہ نہیں۔ بلکہ یہ اس مسیح موعود کی بیان فرمودہ ہے۔ جو اس زمانہ کے لئے حکم وعدل بن کر آیا۔ اس نے اس تعریف کو قرآن مجید اور اصطلاح شریعت کی رو سے درست پایا۔ اور اعلان فرمایا کہ "خدا کی یہ اصطلاح ہے کہ کثرت مکالمات ومخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنی ایسے مکالمات جن میں غیب کی خبریں دی گئی ہوں"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۵)

قرآن کریم کی اصطلاح

پھر فرمایا:۔

"جس پر اخبار غیبیہ من جانب اللہ ظاہر ہوں گے بالضرورت اس پر مطابق آیت فلا یظھر علیٰ غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا"

(ایک غلطی کا ازالہ)

حضرت مسیح موعود کی اصطلاح

اسی طرح فرمایا:۔

"ہم خدا کے ان کلمات کو جو نبوت یعنی پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں۔ نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں۔ اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جاویں۔ اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں"

ایک اور جگہ فرمایا۔ "نبی اس کو کہتے ہیں۔ جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے" (چشمۂ معرفت صفحہ ۱۸۹)

نیز فرمایا۔ "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

پس معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق اور اصطلاح شریعت کی رو سے نبوت کی تعریف یہ ہے۔ کہ نبوت ایک ایسا روحانی مقام ہے جس کو پانے والا خدا تعالےٰ کی طرف سے کثرت مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جاتا ہے۔ اور اس پر امور غیبیہ کا اظہار کثرت سے ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے الہام میں اس کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیتا ہے۔ پس کوئی اور تعریف جو اس کے خلاف یا اس کے بالمقابل ہو وہ قابل سماعت نہیں۔ کیونکہ نبی کی یہ تعریف حکم خداوندی سے تقویت پاکر نص صریح کے طور پر ہے۔ لہذا نص صریح کو چھوڑ کر متشابہات کی طرف دوڑنا تقوے سے بعید ہے۔

اس تعریف کے درست ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے۔ کہ یہ تعریف پہلی تعریف کے مقابلہ میں جامع اور مانع ہے۔ جامع اس لحاظ سے کہ یہ ہر فرد نبوت پر حاوی ہے۔ چنانچہ جب سے تاریخ ہمارا ساتھ دیتی ہے۔ کوئی ایسا نبی معلوم نہیں ہوتا۔ جس کو خدا تعالےٰ نے نبی کہا ہو۔ اور اس پر یہ تعریف صادق نہ آتی ہو۔ اور مانع اس لئے ہے۔ کہ یہ تعریف کسی غیر نبی کو خواہ وہ روحانیت کے کسی مقام کو حاصل کئے ہوئے ہو۔ نبوت کے مفہوم کے اندر داخل نہیں ہونے دیتی۔ کیونکہ اس میں کثرت مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ اور کثرت امور غیبیہ پر اطلاع پانا شرط ہے۔ اور یہ شرط کسی غیر نبی میں نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

پس معلوم ہوا کہ نبوت کی یہی تعریف درست ہے۔ کیونکہ یہ نبوت کو اس کے غیر سے جدا اور ممتاز کرتی ہے اور جس طرح یہ نبوت کے ہر فرد پر حاوی ہے۔ اسی طرح یہ کسی غیر نبی کو نبی کی ذیل میں آنے سے روکتی ہے۔ اور یہی حقیقی تعریف کی خصوصیات ہیں۔ پس اس تعریف کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں۔ کیونکہ حضور خود فرماتے ہیں۔

"ہمارا دعوٰے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ ومخاطبہ کرے۔ جو بلحاظ کمیت وکیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

خاکسار عبد الکریم شرما مجاہد تحریک جدید

تحریک جدید کا چندہ اپنے علاقہ سے وصول کرنیکا ثواب حاصل کرنیوالے احباب کے لئے اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا اپنی قلم مبارک کا یہ ارشاد کہ "کوشش کریں کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اول تو ستمبر میں ورنہ اکتوبر میں پورا ہوجائے" شائع ہورہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بہت سے احباب کی یہ نیک خواہش ہو۔ کہ اگر انہیں اپنے حلقہ کے احباب کے وعدے معلوم ہوجائیں۔ تو وہ وصول میں کوشش کرکے ثواب حاصل کرسکیں۔ ایسے دوست فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان کو اطلاع کریں۔ کہ وہ اپنے علاقہ کے کس حصہ سے چندہ وصول کرنے میں مدد دینا چاہتے ہیں۔ دفتر تحریک جدید ان کو فوراً اس حلقہ کے وعدہ کرنے والوں کی فہرست ارسال کردے گا۔

ایسے احباب چونکہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے وقت کی قربانی کرینگے۔ اس لئے فنانشل سیکرٹری تحریک جدید ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے ماتحت ان کے نام بھی ۲۹ رمضان المبارک کو دعا کے لئے "موعود خلیفہ" کے حضور پیش کرے گا پس جن احباب کو اپنے علاقہ سے چندہ وصول کرکے اللہ تعالےٰ ثواب حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ وہ فوراً فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو لکھیں۔ تا وہ جلد سے جلد اپنا کام شروع کرسکیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

زنانہ صنعتی نمائش کے متعلق ضروری اعلان

باہر کی تمام لجنہ اماء اللہ کی پریذیڈنٹ وسیکرٹری خواتین کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر زنانہ صنعتی نمائش کو شاندار بنانے کی ابھی سے کوشش شروع کردیں۔ اور اچھی اچھی چیزیں تیار کریں۔ جو بھاری نہ ہوں۔ بلکہ سستی ہوں۔ اور نفیس بھی اور یکم دسمبر تک مرکز میں پہنچا دی جائیں۔ تاکہ انہیں ترتیب دینے میں آسانی ہو۔ اور ۲۰ دسمبر تک نمائش کی اشیاء کے حصول کی آخری تاریخ ہے۔ اس سلسلہ میں منتظمہ نمائش لجنہ اماء اللہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ رپورٹ دار التبلیغ سیرالیون

(۲)

فالا ریاست وانڈو

موضع فالا جو ریاست وانڈو کا صدر مقام ہے۔ ٹونگے سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ خاکسار یہ پیدل سفر کر کے دو تین بار وہاں پہونچا ہے رئیس اعلےٰ یعنی Paramount Chief کا نام سانڈ وہائی ہے۔ یہ شخص بھی آنکھوں کی پرانی بیماری سے پریشان تھا۔ جسے اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا کے ذریعہ شفاء دی۔ اس نے بھی نہایت اخلاص سے احمدیت قبول کر لی ہے۔ اور فالا کے بہت سے باشندے اس کے ساتھ ہیں۔ اور ایک مسجد بھی تعمیر ہو چکی ہے۔ اس چیف کا بھی یہ منشا ہے۔ کہ ساری ریاست کو احمدیت میں داخل کیا جائے۔ لیکن میرے وہاں زیادہ نہ ٹھہر سکنے کی وجہ سے ابھی یہ جماعت جماعت ٹونگے کی طرح مضبوط نہیں ہوئی۔

بوجے لُو ریاست سمبارو

بوجے لُو کا قصبہ فالا سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ خاکسار یہاں تین دفعہ گیا۔ یہاں کا رئیس اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ اور اس نے بعض اور دوسرے آدمیوں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ یہ سب لوگ چاہتے ہیں۔ کہ جلد از جلد احمدیت ان کی ریاست میں پھیل جائے۔ چیف کے ایک خط سے پایا جاتا ہے۔ کہ لوگ نہایت کثرت سے احمدیت قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

تبلیغی دورے

علاوہ نئی اور پرانی جماعتوں کے مندرجہ ذیل مقامات کا تبلیغی دورہ کیا گیا لیکن تا حال وہاں باقاعدہ جماعتیں قائم نہیں ہوئیں:۔ (۱) بلدما دو بار (۲) کینما ایک بار (۳) پوجے ہوں دو بار (۴) کویا ایک بار (۵) لوئی ایک بار۔

حکومت کا رویہ

سال زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل افسران حکومت سے ملاقات کی گئی:۔

(۱) سینیئر ایجوکیشن اوفیسر دو بار (۲) ڈی سی کینما ایک بار (۳) ڈی سی بو تین بار (۴) کمشنر بو ایک بار (۵) کمشنر آف پولیس ایک بار (۶) پرنسپل بو سکول دو بار۔

مندرجہ ذیل افسران سے خط و کتابت ہوئی:۔ (۱) ڈائرکٹر آف ایجوکیشن۔ (۲) ڈسٹرکٹ کمشنر پورٹ لوکو (۳) گورنر سرالیون (۴) سیکرٹری فار دی پروٹیکٹوریٹ (۵) ڈسٹرکٹ کمشنر کینما۔

سال زیر رپورٹ میں گورنمنٹ کا رویہ گزشتہ سال کی نسبت خوشگوار رہا۔ ایک غلط فہمی کی بنا کر پورٹ لوکو کے ڈسٹرکٹ کمشنر نے روکو پر کے باشندوں کے سامنے میری عدم موجودگی میں اسلام اور احمدیت کے خلاف غیر مناسب الفاظ استعمال کئے۔ اور خطرہ تھا کہ غیر احمدیوں اور عیسائیوں کے اکسانے پر خاکسار پر کوئی مقدمہ دائر ہو جائے اس کے متعلق صاحب بہادر موصوف اور ان کے افسر اعلےٰ Secretary protectorate Affairs کو لکھا گیا۔ اور یہ معاملہ بفضلہ تعالےٰ بطور احسن ختم ہو گیا۔ باوماہوں جس ریاست میں واقعہ ہے۔ وہاں کا رئیس اعلےٰ غیر احمدی ہے۔ اور دشمنان احمدیت کی ریشہ دوانیوں کے نتیجہ میں رئیس موصوف اور ریاست کے دوسرے معززین عیسائیوں کا آلۂ کار بن کر ہماری جماعت اور ہمارے افریقن مبلغ پر کوئی مقدمہ کھڑا کرنے والے تھے۔ اس کے متعلق ڈسٹرکٹ کمشنر بو سے ملاقات اور خط و کتابت کی گئی۔ اور صاحب بہادر نے خود رئیس اور معززین کو نصیحت کر دی کہ خواہ مخواہ تنگ نہ کیا جائے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

حضرت امیر المومنین نے جس خطبہ میں حکومت برطانیہ کو موجودہ جنگ کے خطرات سے آگاہ کیا تھا۔ اور جماعت احمدیہ اور اس کے امام سے دعا کی درخواست کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس کی ایک نقل جناب گورنر صاحب بہادر کو سیکرٹری فار پروٹیکٹوریٹ اور کمشنر صاحبان کی وساطت سے اور دوسری ڈائرکٹر آف ایجوکیشن کو براہ راست بھیجی گئی۔ ہر دو صاحبان نے شکریہ کی چٹھیاں لکھیں۔

مولوی محمد صدیق صاحب کی آمد

سال زیر رپورٹ میں حضرت امیر المومنین نے مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل مبلغ تحریک جدید کو سرالیون بھیجا جو ہ امان ۱۹ء کو یہاں پہونچے۔ فری ٹاؤن اور روکوپر کی جماعتوں سے ان کا تعارف کرایا گیا۔ اور فری ٹاؤن۔ روباطا۔ کامبالو مبے۔ لوئی۔ کویا۔ بو۔ اور ڈامبارا کے تبلیغی دوروں میں میرے وہ ہمراہ رہے ہر جگہ لیکچر دیئے اور وعظ کئے۔ ان کے آنے کے بعد ماہ شہادت کے آخیر میں اللہ تعالےٰ نے ایک اور مخلص جماعت ریاست سیلنگا کے صدر مقام ڈامبارا میں پیدا فرما دی ہے۔ اگرچہ پیراماونٹ نے چیف نے جو پہلے مشرک اور نیم عیسائی تھا نماز شروع کر دی ہے۔ مگر تا حال احمدی نہیں ہوا۔ اس جماعت کے قیام میں مولوی صاحب موصوف کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اللھم زد فزد۔

مالی حالت

قادیان سے دار التبلیغ گولڈ کوسٹ اور سرالیون کے لئے دس پونڈ ماہوار آتے رہے۔ جو امان ۱۳۱۹ ہش سے اس طرح تقسیم کئے گئے کہ ۵ پاونڈ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ کو بھیجے جائیں۔ اور ۵ پاونڈ خاکسار کو سرالیون میں۔ یہ رقم دار التبلیغ سرالیون کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ خصوصاً دو مبلغین کے لئے۔ لیکن لوکل چندہ میں سے مدد لے کر گزارہ کر لیا جاتا ہے بعض اوقات چیف صاحبان۔ اور غیر احمدی لوگ ہمارے ان کے ہاں جانے پر ہمارا سفر خرچ ادا کر دیتے ہیں جس سے بہت مدد مل جاتی ہے۔ اس بات کی پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ جملہ نو مبایعین چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ تحریک جدید کے لئے پندرہ پونڈ کے قریب قادیان ارسال کئے جا رہے ہیں۔

آئندہ پروگرام

جس رنگ میں اللہ تعالےٰ رہنمائی فرمائے گا۔ آئندہ پروگرام بنتا رہے گا فی الحال تین امور میرے مدنظر ہیں۔ اول باوماہوں میں ایک مرکزی سکول کھولا جائے۔ جس سے ہمارے مبلغین پیدا ہوں۔ دوم۔ ٹونگے ریاست گورا ما میں ایک اور مبلغین کلاس کھولی جائے۔ جس کے ذریعہ چھ سات ماہ کے اندر اندر بعض نوجوان مبلغ تیار کئے جائیں۔

سوم۔ موجودہ جماعتوں کی تربیت پر بہت زور دیا جائے۔ اور جب تک مبلغین تیار نہ ہوں۔ نئی جماعتیں حتی الوسع پیدا نہ کی جائیں۔ یہ واضح رہے کہ بفضلہ تعالےٰ اس ملک میں جلد جلد اور کثرت سے جماعتیں پیدا ہونے کے راستے اللہ تعالیٰ کھول رہا ہے۔ لیکن مناسب آدمیوں کی کمی ہمارے راستہ میں بہت بڑی روک ہے۔

خاکسار نذیر احمد۔ مبلغ انچارج سرالیون

ویرووال ضلع امرتسر کی جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

ویرووال افغاناں کے اردگرد کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ویرووال میں ۲۸۔ ۲۹ تبوک ۲۸۔ ۲۹ ستمبر جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ جماعت کی طرف سے کھانے اور رہائش کا انتظام ہوگا۔ دوستوں کا وہاں کثرت کے ساتھ جانا لازمی ہے۔ ایک مدت سے مخالفین اپنی شرارتوں سے سلسلہ احمدیہ کے اثر کو مٹانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ خدا کے فضل سے اس میں کامیاب نہیں ہو سکے امید ہے دوست کثرت کے ساتھ شریک ہو کر جلسہ کی رونق بڑھانے کا موجب بنیں گے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

صنعتی معلومات

جاپان نے مصنوعی موتیوں کی تجارت کو کس طرح ترقی دی

جاپان نے تھوڑے ہی عرصہ میں بے حد صنعتی اور تجارتی ترقی کی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جاپانی جفاکش محنتی اور چست و چالاک ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ملک کی ہر چیز سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ اور جو کچھ کمی رہ گئی اسے لاکھوں روپیہ صرف کر کے یورپ سے حاصل کر لیا۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج ہندوستان۔ چین۔ مصر۔ اور جنوبی افریقہ وغیرہ میں بکثرت اور ارزاں جاپانی مال میسر آ جاتا ہے۔ دخانی جہاز۔ ریشم چاول اور مشینوں سے لے کر معمولی اشیا اور کھلونے تک جاپان دنیا کو مہیا کر رہا ہے۔ جاپانی مال دنیا کی تمام مصنوعات سے زیادہ سستا ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ اس کی بین الاقوامی تجارت میں کامیابی کی ہے۔ اس وقت جاپانیوں کی توجہ ریشم کی صنعت کی ترقی کی طرف ہے۔ اور انہوں نے ریشم کی کھپت کے لئے دنیا کے ہر گوشہ میں بڑی بڑی منڈیوں اور بازاروں کو اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ اسی طرح اب اس کی توجہ موتیوں کی تجارت کی طرف مبذول ہو چکی ہے۔ اور جاپانی اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے مسلسل محنت اور دماغی کدوکاوش سے کام لے رہے ہیں۔

آج سے پچاس سال قبل خلیج اور سمندر سے موتی نکالے جاتے تھے جن کی تلاش نہایت دقت طلب تھی۔ مگر باوجود کافی محنت کے موتی بہت تھوڑی تعداد میں دستیاب ہوتے تھے۔ موتیوں کی قلت کے باعث ان کی قیمت بھی بہت زیادہ تھی۔ لیکن ۱۸۹۰ء میں ایک جاپانی نوجوان نے موتیوں کی تجارت کی دھن میں دریا کا ایک ایسا حصہ ٹھیکے پر لے لیا جہاں گھونگھے اور صدف بکثرت پائے جاتے تھے۔ لیکن جب گھونگھوں سے موتیوں کو نکال کر دیکھا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ موتی نہیں بلکہ معمولی شیشہ ہیں۔ اس پر تحقیقات کرنے سے پتہ چلا کہ ان سیپوں اور گھونگھوں کے بند ہونے سے قبل کچھ مٹی یا پتھر کے ذرات ان کے اندر داخل ہو گئے تھے۔ جن سے موتیوں کی پوری طرح پرورش نہ ہو سکی۔ یہ خراب شیشہ نما موتی اگرچہ اچھے نہیں تھے۔ مگر وہ جاپانی اپنی ذہانت سے یہ امر سمجھ گیا کہ اگر اسی طرح کوئی اور شئے خاص طور پر سیپی کے اندر ڈال دی جائے تو سستے موتی خوبصورت رنگ کے بن سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے عملی تجربہ کے حصول کی خاطر اپنی کوششوں کا آغاز کر دیا۔ ابتداء میں تو اس کا تجربہ کامیاب ثابت نہ ہوا۔ اور جو موتی تیار ہوئے وہ نہایت بدشکل تھے۔ لیکن اس نے اور اس کے ساتھیوں نے حوصلہ نہ ہارا۔ اور وہ مسلسل کئی ماہ تک ایک جزیرہ میں ایسی سیپیوں کی تلاش میں رہے جن کی پوری طرح نشوونما نہیں ہوئی تھی۔ اور اس طرح ہزاروں سیپیوں کو یکجا کر لیا۔ انہوں نے ہر سیپی کو نہایت احتیاط سے کھول کر بعض خارجی ذرات ان میں داخل کئے۔ اور پھر سیپیوں کو بند کر کے سمندر کے کسی محفوظ حصہ میں بڑھنے اور پرورش پانے کے لئے چھوڑ دیا۔ چار سال کے بعد ان سیپیوں کو دوبارہ کھولا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ ان میں سے تقریباً ¾ سیپیاں بیکار ہو چکی ہیں اور بقیہ میں موتیوں نے نامکمل طور پر پرورش پائی ہے۔

یہ تجربہ اگرچہ حوصلہ شکن تھا۔ مگر اس جاپانی نے اپنی کوششوں کو پھر بھی جاری رکھا۔ البتہ یہ ترمیم کی کہ چار سال کی بجائے صرف چھ ماہ کے لئے ان سیپیوں کو سمندر میں ڈالا اور ہر سیپی پر وہی عمل کیا جو پہلے کیا تھا۔ یعنی ہر سیپی میں موتی کی مائی کے شکم میں شگاف دے کر خارجی ذرات رکھ کر بند کر دیا۔ اس مرتبہ اس کا تجربہ زیادہ کامیاب رہا۔ موتیوں کی پرورش بھی اچھی ہوئی اور ان کی گولائی بھی ٹھیک رہی۔ لیکن چمک اور خوبصورتی کے اعتبار سے پھر بھی وہ اصل کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ آخر ۲۳ سال کی ان تھک کوشش اور مختلف تجربوں کے بعد ۱۹۱۳ء میں وہ جاپانی مصنوعی موتی بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب وہ ایک ماہر فن کی طرح سیپی کو کھول کر چاول کی مقدار میں ایک چھوٹا سا پتھر یا مٹی کا ذرہ وہاں رکھ دیتا جہاں موتی پرورش پاتا ہے اور سیپی بند کر کے سمندر میں چھوڑ دی جاتی۔ اس طرح جو موتی تیار ہوئے وہ بہت زیادہ صاف خوبصورت اور خوشنما تھے۔ اور جاپانی ماہرین نے ان کی بے حد تعریف کی۔ مگر اس نے فیصلہ کیا کہ اس قدر موتی بنائے جائیں جو تمام دنیا کی ضرورت کے لئے کافی ہو سکیں اس غرض کے لئے جاپانیوں نے اسے بطور قرض بہت سا روپیہ دیا اور اس نے جاپان کی تمام ان خلیجوں کا ٹھیکہ لے لیا۔ جن میں سیپیاں پائی جاتی تھیں اور بہت اعلےٰ پیمانہ پر ایک کارخانہ بنایا۔ ہزاروں مزدور رکھ لئے اور کروڑوں سیپیوں کو اپنے مخصوص طریق سے سمندر میں بند کر کے رکھ دیا۔ ۱۹۱۳ء کے اختتام پر یہ موتی یورپ کے جوہریوں کے پاس تجارت کے لئے بھیجے گئے۔ وہ ان موتیوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کیونکہ وہ صورت شکل تراش رنگ اور چمک دمک کے لحاظ سے اصل موتیوں سے بھی زیادہ قیمتی معلوم ہوتے تھے۔ ان موتیوں کے بعد اصلی موتیوں کی قیمت کا گر جانا یقینی تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی بین الاقوامی تجارتی گفت و شنید کا آغاز ہو گیا اور فیصلہ ہوا کہ مصنوعی موتی کی قیمت اصل موتی سے کافی کم ہونی چاہئے۔ آج یہ جاپانی موجد مصنوعی موتیوں کی بہت بڑی تجارت کر رہا ہے۔ اس نے کارخانے اور فیکٹریاں قائم کر لی ہیں۔ اور پندرہ خلیجوں کا مالک ہے۔ جہاں بیشمار کیڑوں کی پرورش ہوتی ہے۔ اور ان سے موتی حاصل کئے جاتے ہیں۔

جاپان کی یہ صنعتی ترقی جہاں دنیا کے ان تمام ممالک کے لئے جو تجارت میں بہت پیچھے ہیں۔ اپنے اندر بہت کچھ سبق رکھتی ہے وہاں اس جاپانی نوجوان نے جو نمونہ دکھایا وہ نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ کس طرح اس نے اپنی زندگی کے ۲۳ سال اس تگ و دو میں صرف کر دیئے کہ وہ مصنوعی موتی تیار کر سکے کس طرح اسے قدم قدم پر مشکلات پیش آئیں۔ مگر اس نے ہمت نہ ہاری اور مسلسل اپنے کام میں مشغول رہا یہاں تک کہ خدا نے اسے کامیاب کیا اور وہ تمام دنیا کو مصنوعی موتی مہیا کرنے کے قابل بن گیا۔ ہمارے نوجوانوں کو بھی اپنے عزم کی بلندی۔ ارادوں کی وسعت اور ہمت کی پختگی کا ثبوت دینا چاہئے۔

ہولناک قحط کے آثار

امریکہ کے محکمہ زراعت کو یورپ کے غیر جانبدار ملکوں سے زرعی حالات کے متعلق جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ جنوب مشرقی یورپ میں پیداوار معمول کی نسبت ۵۰ فیصدی کم ہو گی۔ اور جو ملک جنگ کے میدان بنے رہے ہیں۔ وہاں فصل کا نام و نشان بھی نہیں۔

۱۹۴۰ کی فصل گندم کے متعلق اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ سارے یورپ میں بمشکل ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن پیداوار ہو سکے گی اٹلی میں موسمی خرابیوں نے فصل پر بڑا برا اثر کیا ہے۔ سارے علاقے میں صرف ۶ لاکھ ٹن پیداوار کی امید ہے۔ سب سے زیادہ خراب حالت پولینڈ فرانس۔ ہالینڈ اور ناروے کی ہے۔

امریکہ کے ایک اقتصادی ماہر نے ان اعداد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ موسم سرما میں یورپ کی حالت نہایت ابتر ہو جائے گی۔ کیونکہ باہر سے یورپ کے کسی ملک میں سامان خوراک نہیں پہنچ سکتا۔ روس سے ان ملکوں کو امداد کی امید ہو سکتی تھی۔ مگر سوویٹ حکومت نے بھی صاف لفظوں میں اعلان کر دیا ہے کہ اس کی اپنی فوجی اور شہری ضروریات اسقدر زیادہ ہیں کہ وہ زرعی پیداوار برآمد نہیں کر سکتا۔

سید محمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال کے لئے ضروری اعلان

سید محمد شاہ صاحب آنریری انسپکٹر نظارت بیت المال مطلع ہوں۔ کہ فی الحال ان کے دورے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے وہ ۳۰ ماہ تبوک تک اپنا دورہ بند کر کے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

ناظر بیت المال۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شنگھائی ۲۳ ستمبر جاپانی افواج نے کل رات دس بجے یعنی اپنے الٹی میٹم کی میعاد ختم ہونے سے بھی دو گھنٹہ قبل ہند چینی پر حملہ کر دیا۔ فرانسیسی فوجوں نے مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور آخر ایک سمجھوتا ہو گیا۔ جس کے رو سے جاپان کے مطالبات تسلیم کر لئے گئے دراصل بے ضابطہ معاہدہ ہو چکا تھا مگر ایک سمت کی جاپانی افواج کو اسکا علم نہ تھا۔ اور اس نے پہلے کے پروگرام کے مطابق حملہ کر دیا۔

لنڈن ۲۳ ستمبر آج گوور سٹریٹ میں ہندوستانی طلباء کے ایک ہوسٹل پر بم گرے۔ ایک طالب علم لاپتہ ہے۔ اور تین زخمی ہو گئے ہیں۔

فرانس میں ڈبل روٹی۔ پنیر۔ کافی۔ کھانڈ۔ چاول۔ گوشت اور چربی کا راشن مقرر کر دیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۲۳ ستمبر یہاں کے سرکاری حلقوں میں یہ چرچا ہے۔ کہ اٹلی۔ جاپان اور روس کے درمیان ایک معاہدہ ہونے والا ہے۔ اور ربن ٹراپ نے دورۂ روم میں اس کے لئے کوشش بھی کی تھی۔

واشنگٹن ۲۴ ستمبر۔ جاپان نے ہند چینی میں جو اقدام کیا ہے۔ امریکہ اپنے سفیر کی معرفت اس پر ناراضگی کا اظہار کرے گا۔ اور غالباً۔ تیل۔ پرانے لوہے اور دیگر اشیاء کی ترسیل پر پابندیاں لگا دے گا۔ ٹوکیو کے امریکن سفیر کو بھی مشورہ کے لئے طلب کیا جائے گا۔ جاپان نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانسیسی فوجوں کو شکست دے دی گئی ہے۔ مگر ایک خبر یہ بھی ہے کہ تاحال لڑائی ہو رہی ہے۔

بمبئی ۲۴ ستمبر۔ چند ہندوستانی طلباء آج لنڈن سے یہاں پہونچے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کا انتظام بہت اچھا ہے۔ لوگ بالکل ہراساں نہیں ہیں۔ رستہ میں دشمن کا کوئی ہوائی جہاز یا آب دوز نظر نہیں آئی۔

بمبئی ۲۴ ستمبر۔ حج کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ عید الفطر سے قبل کوئی جہاز جدہ روانہ نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے حاجی اس سے قبل کسی بندرگاہ پر نہ جائیں۔

شملہ ۲۴ ستمبر مسٹر جناح آج تین بجے وائسرائے سے ملے۔ ملاقات قریباً تین گھنٹے جاری رہی

مدراس ۲۴ ستمبر۔ گورنر مدراس نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اگر جرمنی جنگ میں جیت گئے۔ تو ہندوستان کے لئے آئین سازی کا سوال ہی باقی نہیں رہے گا اس لئے ہندوستان کو پہلے برطانیہ کی فتح کی کوشش کرنی چاہیئے۔

الہ آباد ۲۳ ستمبر۔ گذشتہ شب شہر میں بجلی کی رو ایک گھنٹہ بند رہی۔ اور پھر خود بخود جاری ہو گئی۔ افسران پاور ہاؤس اور پولیس حیران ہے کہ یہ کیونکر ہوا۔ پولیس کو شبہ ہے کہ دشمن کے کسی ایجنٹ نے ہراس پیدا کرنے کے لئے یہ حرکت کی ہے۔ تفتیش شروع ہے۔

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ تمام رات ہوائی خطرہ کا الارم ہوتا رہا۔ شہر میں دوکانوں کی ایک قطار پر بم گرے۔ اور عمارتیں برباد ہو گئیں۔ جانی نقصان بہت کم ہوا۔

لاہور ۲۳ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ ۱۷۵ لاکھ روپیہ قرضہ لینا چاہتی ہے۔ شرح سود تین روپیہ سالانہ ہو گی۔ اور یکم ستمبر ۱۹۵۲ء کو قابل ادائیگی ہو گا۔ اس کا بیشتر حصہ پراجکٹ کی تکمیل پر خرچ ہو گا۔ کچھ حصہ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کی تکمیل پر صرف کیا جائے گا۔ حکومت کی مالی حالت تسلی بخش ہے۔

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ کل سنگاپور پولیس نے چھ جاپانی گرفتار کئے۔ ان کے قبضہ میں بعض مشتبہ دستاویزیں تھیں۔ جاپان گورنمنٹ نے اس پر پروٹسٹ کیا ہے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر آج شب ملک معظم نے عین اسوقت جب ہوائی حملہ ہو رہا تھا اپنے محل کی زمین دوز پناہ گاہ سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی۔ جس میں کہا۔ ہم پر روزانہ حملے ہو رہے ہیں۔ دشمن دروازہ پر ہے۔ یعنے صرف بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ مگر ہم آزادی اور تہذیب کی حفاظت کے لئے ڈٹے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان سے مجھے ہمدردی ہے بالخصوص لنڈن سے۔ جن کو غیر معمولی طور پر نقصان برداشت کرنا پڑا ہے ہر آزادی پسند شخص کی دعا ہمارے ساتھ ہے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر کل رات برطانی طیاروں نے پھر برلن پر حملے کئے۔ فوجی ٹھکانوں اور کارخانوں کے علاقوں میں شدید بمباری کی۔ اس علاقہ میں کئی جگہ آگ لگ گئی۔ نقصان کی تفصیل کا تاحال علم نہیں ہو سکا۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ آج پھر جرمنی طیاروں نے برطانیہ پر حملہ کی کوشش کی۔ مگر انہیں لنڈن کے پاس تک نہ پھٹکنے دیا گیا۔ وہ تین ٹولیوں میں آئے مگر منتشر کر دیئے گئے۔ ان میں سے تین سویرے اور ایک بعد میں گرا لیا گیا۔

لنڈن۔ ڈاکر میں جو بحری لڑائی ہوئی ہے۔ اسے امریکن اخبارات بہت اہمیت دیتے ہیں۔ نیو یارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ امریکہ کے بچاؤ کے لئے یہ جگہ بہت اہم ہے۔ ریڈیو سٹیشن پر گولے برسا کر اسے بند کر دیا گیا۔ دس میل دور ہوائی اڈے پر بمباری کر کے اسے نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۲۴ ستمبر روسی افواج کے ایک سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کے لئے برطانیہ پر حملہ کرنا بہت کٹھن مشکلات پیدا کر دے گا۔ اگر جرمنی ساحل انگلستان پر اپنی فوج اتار بھی سکے تو اسے بہت بڑی فوج سے لڑنا پڑے گا۔ مگر برطانیہ ایک آدمی کو بھی نہ اترنے دے گا۔ پھر برطانیہ کا ہوائی بیڑہ بھی موجود ہے۔ جو جرمنی حملوں کا منہ توڑ جواب دے رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ امریکن اخبارات نے بھی لکھا ہے کہ اگر نازیوں نے برطانیہ پر چڑھائی کی۔ تو ان کی بہت بری گت بنے گی۔ نیو یارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ برطانیہ پر ہوائی حملہ کا زور اب گھٹ گیا ہے۔

شملہ ۲۴ ستمبر وائسرائے ہند اپنی اگزیکٹو کونسل میں ممبر بڑھانے کے لئے مختلف جماعتوں کے نمائندوں سے جو گفتگو کر رہے ہیں اس نے ایک قدم اور بڑھایا ہے۔ آج وائسرائے نے مسٹر جناح سے اڑھائی گھنٹے ملاقات کی مسٹر جناح کل شملہ سے دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ اور اگلے دن مسلم لیگ کے جلسہ میں شریک ہوں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے جلسہ کے بعد ایک دفعہ پھر وہ وائسرائے سے ملیں گے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ جنگ نے جو نئی کروٹ بدلی ہے۔ اور جس کی وجہ سے ممکن ہے کہ ہندوستان بھی خطرہ میں پڑ جائے۔ اس کے پیش نظر مسلم لیگ لڑائی کے کاموں حصہ لینا ضروری سمجھے گی۔

دہلی ۲۴ ستمبر۔ امید ہے۔ کہ گاندھی جی جمعرات کو یہاں پہنچ جائیں گے اور اسی رات کو شملہ روانہ ہو جائیں گے جہاں جمعہ کو وائسرائے ہند سے ملاقات کریں گے۔

پشاور ۲۴ ستمبر۔ صوبہ سرحد نے ہوائی جہاز کے لئے جو فنڈ کھولا ہے اس میں ستر ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے

لاہور ۲۴ ستمبر ضلع جہلم کے ایک گاؤں کے پٹواری نے جس کی تنخواہ بیس روپے ہے پانچ روپے ماہوار جنگی فنڈ میں دینے کی پیشکش کی ہے۔ اسے اطلاع دی گئی ہے۔ کہ حکومت اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ مگر آپ کی گھر بار کی ذمہ داریوں کی وجہ سے صرف چار ماہ تک تین روپے ماہوار لے گی۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ ۹ ستمبر کی صبح تک برطانیہ اور اس کے آس پاس حملے کرنے والے ہوائی جہازوں میں سے ۲۲۶ گرا لئے گئے

منافع پر روپیہ لگانے والوں کیلئے زریں موقعہ

ان دنوں ہندوستان کے مدافعتی قرضہ جات کے متعلق اشتہارات نہایت وسیع پیمانہ پر شائع ہو رہے ہیں۔ ہر بس اور ہر موٹر کار کے پیچھے آپ ایک سپاہی کی تصویر دیکھیں گے جو بندوق سے مسلح ہے اور کہہ رہا ہے کہ ہندوستان کو طاقتور بنایئے۔ ہندوستان کے مدافعتی قرضے خریدیئے۔ ہر میگزین اور ہر اخبار کے کالموں میں نمایاں اشتہارات یہی پیغام کہ "ہندوستان کو طاقتور بنایئے" لوگوں کو دے رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت فلم کمپنیوں کے بڑے بڑے اعلانوں کی جگہ اب مدافعتی قرضہ پوسٹروں نے لے لی ہے۔ ہندوستان کے طول و عرض میں چار سو اخبارات ہر زبان میں اسبات کا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ اگر ہندوستانی نازی ظلم کے خطرہ سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان کے پاس اور زیادہ ٹینک اور توپیں ہونی چاہئیں۔ ہندوستان کے اخباروں میں ٹینکوں۔ رائفلوں اور توپوں کی لاکھوں تصاویر شائع ہو چکی ہیں۔ اور آئندہ ہوں گی۔ اگر مدافعتی قرضہ جات کی مقدار اس قدر ہو جائے کہ ہر تصویر کے عوض ایک اصلی ٹینک اور ایک اصلی توپ مہیا ہو جائے تو سمجھا جائیگا۔ کہ یہ جد و جہد کامیاب رہی ہے۔ اشتہارات بذات خود نقد و نظر کے قابل ہیں۔ وہ اس ملک کی اشتہارات دنیا کے بہترین دماغوں کے رہین منت ہیں۔ اور بہت ہی قلیل عرصہ میں تیار کئے گئے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماہرین اشتہارات کو غور و خوض کے لئے بہت قلیل وقت ملا ہے۔ نتائج کے لحاظ سے اتنا ہی اچھا ہے۔ اشتہارات بالکل سادہ ہیں ان میں ایک نمایاں بلاک اور ایک سفید تصویر اور یہ پیغام ہے کہ "ہندوستان کو طاقتور بنایئے" مضمون مختصر ہے۔ مگر عین مناسب حال اور ہر اشتہار میں قرضہ جات کی مختلف اقسام کی پوری تفصیلات موجود ہیں۔ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹوں میں دس روپے سے لیکر پانچ ہزار روپیہ تک رقوم دی جاسکتی ہیں۔ جو ۳½ فیصدی انکم ٹیکس سے مستثنےٰ ہوگا۔ یہ سرٹیفکیٹ آپ کسی ڈاکخانہ سے خرید سکتے ہیں۔ جس شخص کے پاس روپیہ لگانے کیلئے دس روپے ہی ہیں۔ اسے یہ سمجھ کر کہ یہ حقیری رقم ہے پیچھے نہ رہنا چاہئے۔ اگر کل ہی ہندوستان کا ہر فرد ایک سرٹیفکیٹ خریدے تو اس سے اتنی گرانقدر رقم جمع ہو جائے گی۔ کہ جرمنی اور اٹلی اپنے محور پر چکر کھاتے نظر آئیں گے اور ہندوستان کا مستقبل ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جائیگا۔ ان قرضہ جات کی بڑی خوبی یہ ہے کہ سود کم و بیش نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کمپنیوں کے حصص کی طرح ان کا زر قدر کم ہو سکتا۔ یہ قرضہ کئی لحاظ سے guilt-edged securities کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کو موقع بہم پہنچاتا ہے۔ کہ آپ جو روپیہ لگائیں گے نہایت دانشمندانہ طریق سے صرف کیا جائے گا۔ اور ساتھ ہی اس سے ہندوستان کو ہٹلر کے دندان حرص و آز سے محفوظ رکھنے میں امداد ملے گی۔

ہندوستان کے سپاہی تیار ہیں انہیں مسلح کر دیجئے۔ پھر وہ آپ کو غیر محفوظ نہیں رہنے دیں گے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات دسہرہ کیلئے رعایت

آئندہ تعطیلات دسہرہ کے لئے ۲۸ ستمبر سے ۱۰- اکتوبر ۱۹۴۱ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی ٹکٹ جو ۲۱- اکتوبر ۱۹۴۱ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔ مندرجہ ذیل شرح پر جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یکطرفہ مسافت سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ایک سو ایک میل کا رعایتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اول اور دوم درجہ ۱⅓ کرایہ

درمیانہ اور سوم درجہ ۱½ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

نوٹس

ڈھلوان گروپ ع۲ کے سلیپر ڈپو لکڑی کے سلیپروں اور عمارتی لکڑی کو لادنے اور اتارنے وغیرہ کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹھیکہ کی شرائط مندرجہ ذیل پتہ پر پانچ روپیہ فی سٹ ادا کر کے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ یہ فیس واپس نہیں کی جائے گی۔

ٹنڈر ۱۱- اکتوبر ۱۹۴۱ء چار بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اگلے کام کے روز گیارہ بجے قبل دوپہر کھولے جائیں گے۔ نادرن گروپ سلیپر پول اس امر کی پابند نہیں کہ وہ کوئی ٹنڈر یا کم سے کم ٹنڈر قبول کرے۔

سلیپر کنٹرول آفیسر نادرن گروپ
سلیپر پول این۔ ڈبلیو۔ آر۔
ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت۔ قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو خدا تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند کرے آشوب چشم ہوتا ہے دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں چھوٹے ہیں کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہو جاتے ہیں اور کئی قسم کی بیماریاں آموجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھکر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو سکھ کی نیند سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ایک روپیہ (عہ)

مقوی دانت منجن ۔ اگر آپ کے دانت خراب ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت ہلتے ہیں ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲؍

تریاق گردہ ۔ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب کنکر کھر کھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عہ؍

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران۔ کشتہ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں تقویت دیتی ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ اور معدہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (للعہ)

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah